REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۵۰/۱۵ | ۴ شہادت ۱۳۴۰ ہش | ۴ اپریل ۱۹۶۱ء | نمبر ۷۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳ اپریل بوقت سوا نو بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل دن بھر بے چینی کی وجہ سے ناساز رہی۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے ــ احباب حضور اقدس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

فرانس اور الجزائری نیشنلسٹوں کے درمیان مفاہمت کا امکان بڑھ گیا

الجزائری نمائندہ اپنے موقف کی مزید وضاحت کیلئے سوئٹزرلینڈ روانہ ہو گیا

تونس ۳ اپریل۔ تونس کے اخبار "افریقی ایکشن" نے کہا ہے کہ فرانس اور الجزائری قوم پروروں کے درمیان "مفاہمت" کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ یاد رہے کہ الجزائر قوم پروروں کی عبوری حکومت نے حال ہی میں ایک اعلان میں کہا تھا کہ قوم پرور طے شدہ پروگرام کے مطابق فرانسیسی حکام کے ساتھ الجزائر میں جنگ بندی کی باقاعدہ بات چیت شروع کرنے کے لئے ایویان نہیں جائیں گے ــ "افریقی ایکشن" نے الجزائری قوم پروروں کی حکومت کے اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بات چیت کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ یاد رہے کہ فرانس اور الجزائری نمائندوں کے درمیان باقاعدہ بات چیت کے آغاز کا فیصلہ ہونے کے بعد فرانس کے وزیر اطلاعات موسیو جوکس نے ایک بیان میں کہا تھا کہ وہ الجزائری عوام کی قومی تحریک (ایم۔ این۔ اے) کے نمائندوں کے ساتھ اسی طرح بات چیت کریں گے جس طرح وہ قوم پرور نمائندوں کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ قوم پروروں کی تنظیم محاذ آزادی جو الجزائری عوام کی واحد نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ اس نے فرانسیسی وزیر اطلاعات کے اس بیان کو اپنی نمائندہ حیثیت کے منافی تصور کرتے ہوئے ۷ اپریل کی بات چیت میں حصہ لینے سے انکار کر دیا تھا۔

"افریقی ایکشن" کے مضمون نگار نے قوم پروروں کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ الجزائر کی عبوری حکومت کے بیان کا مقصد فرانس کے ساتھ ہمیشہ کے لئے بات چیت شروع نہ کرنے کے بارے میں نہیں تھا۔ بلکہ یہ بیان فرانس کے وزیر اطلاعات کے بیان کے جواب میں تھا۔

الجزائری قوم پروروں کے ایلچی مسٹر بالمرود کل بذریعہ طیارہ تونس سے ایک خاص مشن پر سوئٹزرلینڈ پہنچ گئے۔ قوم پروروں کے ایک ذریعہ نے بتایا ہے کہ مسٹر بوت سوئٹزرلینڈ کے مدبروں کے ساتھ اپنی بات چیت کے دوران اس امر کی وضاحت کریں گے کہ قوم پرور نمائندوں نے ۷ اپریل کو فرانسیسی نمائندوں کے ساتھ بات چیت سے کیوں انکار کیا تھا۔

اگر پاکستان نے ترقی کی موجودہ رفتار کو قائم رکھا تو یہ ملک آئندہ پانچ سال میں

دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کے برابر ہو جائیگا (میجر جنرل کریب)

پشاور ۳ اپریل۔ امریکی فضائیہ کے ڈپٹی کمانڈر میجر جنرل جارڈی کریب نے کل یہاں کہا اس علاقے کی افواج میں پاکستان کی فوج بہترین ہے۔ میجر جنرل کریب آجکل امریکن نیشنل وار کالج کے ممبروں کے ایک گروپ کے لیڈر کی حیثیت سے پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے ایک انٹرویو میں کہا پاکستان کو صدر ایوب خان کی شخصیت میں ایک جاندار لیڈر ملا ہے۔ آپ نے کہا صدر پاکستان نے قومی مسائل کو ایک مختلف طریقے سے حل کیا ہے۔ اگر پاکستان نے ترقی کی موجودہ رفتار کو قائم رکھا۔ تو یہ ملک آئندہ پانچ سال میں دنیا کی دوسری ترقی یافتہ قوموں کے برابر ہو جائے گا۔

جنرل کریب نے کہا گزشتہ جمعہ کو فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں سے اپنی ملاقات کے دوران ہم ان کی شخصیت اور صاف گوئی سے بے حد متاثر ہوئے۔ آپ نے کہا صدر پاکستان کو ملکی اور غیر ملکی مسائل پر حیرت انگیز عبور حاصل ہے ــ پاکستان آرمی کا ذکر کرتے ہوئے جنرل کریب نے کہا دنیا میں میں نے جتنی فوجیں دیکھی ہیں۔ ان میں پاکستان کی فوج بہترین ہے۔ آپ نے مزید کہا پاکستانی فوج بہترین تربیت یافتہ انتہائی منظم اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عظیم روایات اور حوصلہ مندی کی حامل ہے۔

ایٹمی ماہروں کا دورہ پاکستان

کراچی ۳ اپریل۔ پاکستان کی ایٹمی طاقت کے کمیشن کی مشیر فرموں کے نمائندوں کی ایک سہ رکنی جماعت ۷ اپریل کو یہاں پہنچ رہی ہے یہ ماہرین پاکستان میں ڈیڑھ ماہ تک قیام کریں گے اور ملک کے دونوں حصوں میں ایٹمی قوت کے استعمال کے مواقع کا جائزہ لیں گے۔ خیال ہے وہ اگست کے پہلے ہفتے میں اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دیں گے۔

۲۴ اقوام متحدہ کے سماجی انسانی اور ثقافتی ادارہ کے سترہ اپریل کے اجلاس سے قبل ایک رپورٹ میں بتایا گیا کہ دنیا میں ہر سال ۴½ کروڑ سے ۵ کروڑ کا اضافہ ہو رہا ہے

سابق امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خاں صاحب

۴ اپریل کی شام کو ربوہ تشریف لا رہے ہیں

احباب ریلوے سٹیشن پر پہنچکر استقبال میں شریک ہوں

مکرم مولود احمد خان صاحب سابق امام مسجد لنڈن سات سال سے زائد عرصہ تک انگلستان میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۴ اپریل ۱۹۶۱ء بروز منگل شام کو چھ بجے بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نومبر ۱۹۵۳ء میں اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے ربوہ سے انگلستان کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ احباب جماعت وقت مقررہ پر اسٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

چائے کی پیداوار میں کمی کا اندیشہ

کراچی ۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سال اگرچہ چائے کے زیر کاشت رقبہ میں اضافہ ہوا تھا۔ لیکن اس کی پیداوار کم ہوئی ہے ایک سرکاری رپورٹ کے مطابق ۱۹۶۰ء و ۱۹۶۱ء میں ۷۹ ہزار ایکڑ رقبہ میں چائے کی کاشت ہوئی تھی۔ ۱۹۶۰ء میں چائے کا زیر کاشت رقبہ ۷۷ ہزار ایکڑ تھا زیر کاشت رقبہ میں اضافہ کی وجہ یہ تھی کہ مشرقی پاکستان میں چائے کے موجودہ باغات میں توسیع کی گئی تھی۔ چائے کی پیداوار میں کمی کی وجہ مشرقی پاکستان میں کاشت کے زمانے میں شدید خشک سالی بیان کی گئی ہے۔

دنیا کی آبادی ــ تین ارب

اقوام متحدہ ۳ اپریل۔ اقوام متحدہ کے سماجی امور کے شعبہ نے آج پیشگوئی کی کہ ۱۹۶۱ء کے آخر تک دنیا کی آبادی ۳ ارب سے بڑھ جائے گی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴-اپریل ۶۱ء

آزادئ ضمیر کے حدود

یورپ نے اپنی مادہ پرستانہ ذہنیت کے زیر اثر "آزادی ضمیر" کے نہایت اعلےٰ اصول کو اس قدر وسعت دی ہے کہ اس میں آزادئ خواہش کو بھی شامل کر لیا ہے آزادئ ضمیر کا مفہوم صرف مذہبی عقائد تک اگر محدود رکھا جاتا اور ایسی باتوں کو جو مسلمہ طور پر ہر عقیدے اور ہر مذہب بلکہ دہریت کے نزدیک بھی بد اخلاقی اور فواحش مانی جاتی ہیں "آزادئ ضمیر" کے حدود میں شامل نہ کر لیا جاتا۔ تو بہت سے فساد کے راستے جو اب کھل گئے ہیں وہ بند رہتے۔

"آزادی ضمیر" کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ ہر شخص کو آزادی ہونی چاہئے کہ وہ چاہے جو مذہبی عقیدہ رکھے اور اس کی بعض شرائط کے ساتھ تبلیغ کرے لیکن اس کا یہ مفہوم ہرگز نہیں ہے کہ جو باتیں ہر مذہب کے نزدیک مسلمہ طور پر فواحش میں داخل ہیں ان کو اختیار کرنے میں بھی ہر انسان آزاد ہونا چاہئے۔ کیونکہ اگر ایسی باتوں میں بھی آزادئ ضمیر کا اصول استعمال کیا جائے۔ تو دنیا میں کسی قسم کا نظم و ضبط قائم نہیں رہ سکتا۔

افسوس ہے کہ یورپ نے اگر ایک سمت میں غلو کیا ہے اور بعض ایسے قوانین بنائے ہیں جن سے فواحش میں بھی آزادئ ضمیر کے اصول کو تسلیم کیا گیا ہے تو دوسری طرف خاص کر مسلمان اہل علم حضرات نے "آزادئ ضمیر" کے دائرہ کو اس حد تک تنگ بنا دیا ہے۔ کہ کوئی شخص مذہبی عقیدہ میں بھی اختلاف نہیں کر سکتا۔ حالانکہ اسلام ایک اعتدال کا دین ہے وہ ہر بات کے خاص حدود مقرر کرتا ہے۔ اور افراط و تفریط دونوں کی نفی کرتا ہے۔

فی زمانہ ان دونوں مبالغہ آمیز نظریوں کی وجہ سے بڑی افراتفری مچ گئی ہے۔ اور یہ امر نہایت مشکل ہو گیا ہے کہ ایک طرف فواحش اور دوسری طرف تنگ نظری کی وجہ سے جو فتنہ و فساد رونما ہوتا ہے اس کو قابو میں لایا جا سکے۔ اب حرامکاری ہر ایک مذہب کے نزدیک ممنوع ہے مگر موجودہ مغربی تہذیب نے اس میں بھی رخنہ پیدا کر دیا ہے۔ مثلاً زنا بالجبر اور شادی شدہ عورت سے حرامکاری کو تو جرم قرار دیا ہے مگر ان دونوں کے علاوہ باقی صورتوں کو جرم قرار نہیں دیا گیا اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مغرب اور اب مشرق کا معاشرہ بھی سخت گندہ ہو گیا ہے۔ اس طرح آزادئ ضمیر کے اصول کا نہایت غلط استعمال کیا گیا ہے۔ آج مغرب اور مشرق جن فواحش کی کثرت کی وجہ سے نالاں ہیں وہ آزادی ضمیر کے اس غلط استعمال کی وجہ سے بڑھ گئے ہیں اور اتنی حد تک بڑھ گئے ہیں کہ اب ان کے سامنے کوئی رکاوٹ کھڑی کرنا مشکل ہو گیا ہے۔

اس ضمن میں شراب خوری بھی ہے جو تمام مذاہب میں بری سمجھی جاتی ہے۔ لیکن یورپ ہی جو آج شراب خوری کے ہاتھوں بے حد نالاں ہے اسی امر کا ذمہ دار ہے کہ شراب خوری پر بھی اس نے غلط طور پر "آزادی ضمیر" کا اصول چسپاں کر رکھا ہے۔ ایک طرف تو شراب خوری کے برے نتائج پر واویلا کیا جاتا ہے مگر دوسری طرف یہ حال ہے کہ اخبارات اور پوسٹروں کے ذریعہ شراب کی تشہیر بڑے خوبصورت اور دلآویز طریقوں سے کی جاتی ہے۔ اگرچہ ہمارے ملک میں ایسا نہیں ہوتا پھر بھی مغربی اخبارات کے ذریعہ یہاں بھی کافی پراپیگنڈہ ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم میں لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی کا جو آزادئ ضمیر کا سنہری اصول دیا گیا ہے یہ صرف عقائد کے متعلق ہے۔ عقیدہ خواہ کتنا بھی دہریت پر مبنی ہو ہر ایک انسان کو اجازت ہے کہ وہ اپنی ضمیر کے مطابق اس کو اختیار کرے اور کسی دوسرے شخص بلکہ حکومت کو بھی اس میں دخل اندازی کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر انسان فواحش کے ارتکاب میں بھی آزاد ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فواحش اس کی اپنی ضمیر تک محدود نہیں ہوتے بلکہ وہ بڑھ کر معاشرہ پر بھی اس طرح اثر انداز ہوتے ہیں جس سے وہ اعلےٰ معیار سے گر جاتا ہے اور گندہ ہو جاتا ہے۔ استثنائی صورتیں الگ ہیں۔ لیکن اگر کسی ملک میں آزادئ ضمیر کے نام پر فواحش کی تقویت کے لئے قانون رائج کیا جائے تو یہ جائز نہیں ہے۔ مثلاً حرامکاری ہر صورت میں قابل مواخذہ ہونی چاہئے۔ دہریت سے دہریت بھی جنسی معاملات میں حد بندی کی ضرورت سمجھتا ہے۔ اس طرح یہ ایک مسلمہ برائی ہے جس میں "آزادئ ضمیر" کا اصول استعمال نہیں ہو سکتا۔

خاص کر ایک اسلامی حکومت میں ایسے تمام اعمال ممنوع ہونے چاہئیں جو عام طور پر فواحش سمجھے جاتے ہیں یا جو ان فواحش کے لئے مبادیات ہوں۔ کیونکہ اسلام فواحش کے مبادیات پر بھی قدغن لگاتا ہے روس ایک دہریہ ملک ہے لیکن وہاں بھی "فواحش" میں آزادی پر روکیں لگائی گئی ہیں۔ اگرچہ حرامکاری اور شراب خواری میں وہاں بھی غلط نظریہ پر عمل کیا جاتا ہے حالانکہ اس غلط نظریہ کا خمیازہ یورپ امریکہ اور اب مشرق بھی اچھی طرح چکھ چکا ہے۔

پاکستان اگر ایک نمونہ کا اسلامی ملک بننا چاہتا ہے تو ضروری ہے کہ یہاں ایسی حرکات پر قدغن لگائی جائیں جو حرامکاری وغیرہ فواحش کو تقویت دیتی ہیں۔ رقص و سرود۔ سینما بینی اور اسی قسم کی بہت سی باتیں ہیں جو روکنی چاہئیں۔ شراب خوری بجائے خود ایک بہت بڑی برائی ہے اسی لئے اسلام نے اس پر خاص طور سے پابندی لگائی ہے۔ تمام اقوام کے نزدیک یہ ام الخبائث سمجھی جاتی ہے۔ زنا۔ چوری اور کئی قسم کے جرائم ہیں جو شراب خوری کی وجہ سے زیادہ تقویت حاصل کرتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ پاکستان میں شراب خوری کو سب سے پہلے بند کیا جائے۔ کوئی مذہب اور قوم اس پر معترض نہیں ہوگی۔ بعض بیمار ذہنیتوں کے سوا کوئی اس کو "آزادی ضمیر" کی خلاف ورزی نہیں سمجھیگا۔

روزنامہ ڈیلی بزنس لائلپور کے نمک پاش کے قلم سے

بلا تبصرہ

ذیل میں ایک اقتباس "ڈیلی بزنس" لائلپور کی اشاعت ۲۹ مارچ ۱۹۶۱ء "نمک پاش" سے نقل کیا جاتا ہے:-

"بعض فروعی مسائل پر مختلف عقائد کے علماء میں بحث و تکرار حتٰی کہ گالی گلوچ کے واقعات اور کسی مسجد میں امام کے تعین پر دو مخالف فریقوں میں لٹھ بازی کے مظاہرے تو آپ نے یقیناً دیکھے ہوں گے لیکن آج تک یہ کبھی نہ دیکھا اور نہ سنا ہوگا کہ نماز جنازہ پڑھانے پر ایک مولوی کے مخالف گروہ نے دوسرے مولوی کی انگیخت پر اس کا گھر بار اور اثاثہ تک نذر آتش کر دیا ہو۔ چنانچہ اس نوع کے ایک واقعہ کی خبر راولپنڈی سے موصول ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ موضع ڈھیر کوٹ کے ایک امام کے مکان کو اس وجہ سے نذر آتش کر دیا گیا کہ اس نے ایسی نماز جنازہ پڑھائی جس پر دوسرے امام کا دعوےٰ تھا کہ گاؤں کے جائز امام کی حیثیت سے یہ نماز اسے پڑھانی چاہیئے تھی۔ جو مولوی عزیز الرحمٰن اور خوشی محمد علاقے کے جائز امام ہونے کا دعوےٰ کرتے تھے۔ ایک جگہ موت ہو گئی جس کے بعد لوگ مولوی خوشی محمد کے پاس آئے اور ان سے نماز پڑھانے کی درخواست کی۔ مولوی عزیز الرحمٰن کے حامیوں نے اسے اپنی توہین خیال کیا چنانچہ انہوں نے رات کو مولوی خوشی محمد کے مکان پر ہلہ بول دیا اور عمارت پر مٹی کا تیل چھڑک کر اسے نذر آتش کر دیا۔

اب اس افسوسناک واقعہ کے بعد بجز اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ

گر ہمیں مکتب و ہمیں مُلا
کار طفلاں تمام خواہد شد "

اس واقعہ سے جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں ایک ایسا دینی طبقہ موجود ہے جس کے گذارے کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے مسلمانوں کی خیرات پر گذر اوقات کرتا ہے۔ یہ ایک پرانا طریقہ ہے کہ بعض بڑی بڑی شہری مساجد کو چھوڑ کر امام الصلوٰۃ جو مسجد کی ہر ایک ضرورت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ عام لوگوں کی امداد جو عید۔ شبرات یا غسل اور جنازہ وغیرہ پر ملکو دی جاتی ہے اس میں سے اپنا بھی گذارہ کرتا ہے اور مسجد کی ضروریات کو بھی پورا کرتا ہے دیہات میں اکثر یہی طریق اب تک جاری ہے۔

زمانے کے تبدیلی حالات کی وجہ سے اب اس طریق میں بہت سی تلخیاں پیدا ہو گئی ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ عقایدی اختلافات پر جو اہل حدیث اور حنفیوں میں تنازعات ہوتے رہتے ہیں ان کی وجہ بھی اقتصادی زیادہ ہے اور دینی کم۔

اسلام نے امام الصلوٰۃ یا دیگر دینی کاموں کے سر انجام دینے والوں کے لئے کسی قسم کی تنخواہ یا معاوضہ مقرر نہیں کیا۔ تاہم مساجد کی دیکھ بھال اور شکست و ریخت کے لئے ایک نگران کمیٹی بنائی جا سکتی ہے جو عوام سے چندہ وغیرہ لیکر یا ایسی خدمات کے لئے نذرانہ جمع کر کے خرچ کر سکتی ہے ایسی کمیٹی ایک تنخواہ دار ملازم رکھ سکتی ہے جسکے سپرد مسجد کی صفائی وغیرہ کا کام ہو۔ البتہ ہر قسم کی آمدنی پر صرف کمیٹی کا بحیثیت مجموعی تصرف ہونا چاہیئے کسی فرد کا اس میں حق تسلیم نہ کیا جائے اگر ایسا انتظام ہو جائے تو یقیناً بہت سے تنازعات ختم ہو جاتے ہیں۔

اسلام میں توحید کامل کا نظریہ

لیکچر صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۰ء

موجودہ زمانہ میں جبکہ ذرائع آمد و رفت اور حمل و نقل کی ترقی اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن وغیرہ کی ایجادات سے دنیا کے دور دراز علاقے آپس میں متحد ہو چکے ہیں اور افتراق اور اختلاف کی جگہ اتحاد اور اجتماعیت نے لے لی ہے۔ بہت سی بت پرست اور شرک کرنے والی قومیں ورد اب بھی اپنے آپ کو ایک خدا کا ماننے والا اور موحد قرار دیتے ہیں۔ اور آج دنیا میں شاید ہی کوئی معروف مذہب ہو جو کھلے بندوں دو خداؤں یا دو سے زیادہ خداؤں کا قائل نظر آئے۔ اس میں شبہ نہیں کہ توحید کے مسئلہ پر اس وقت تقریباً تمام مذاہب اصولی طور پر متفق ہو چکے ہیں بلکہ ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب کے ماننے والوں پر یہ الزام لگاتے رہتے ہیں کہ یہ پوری طرح توحید کے قائل نہیں ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ باوجود توحید کے لفظ پر سب مذاہب کے اتفاق و اجتماع کے توحید کے مفہوم کے متعلق مذاہب میں اختلاف ہے اور بہت سے ایسے مذہب ہیں جو توحید کے ہر قسم کے شرک کو چھپائے بیٹھے ہیں۔

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو ایسے ملک اور ایسے زمانہ میں پیدا ہوا جس میں شرک یعنی خدا کے ساتھ دوسرے خداؤں کو ماننے کا عقیدہ اور رواج سب سے زیادہ زوروں پر تھا۔ اس پاک مذہب کے ذریعہ ہر قسم کی مشرکانہ باتوں کا کلی استیصال کیا گیا۔ اور خدا کی وحدانیت اور شرک کے متعلق اصل حقیقت کو کھول کر بیان کر دیا گیا۔

قبل اس کے کہ میں اسلام کی توحید الٰہی کے متعلق تعلیم کی وضاحت کروں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ توحید کے کیا معنے ہیں۔ توحید عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی کسی کو ایک یگانہ اور یکتا سمجھنا ہے۔ اسلامی یا مذہبی اصطلاح میں توحید کا لفظ اللہ تعالےٰ کی پاک اور بے مثل ہستی کو اس کی ذات صفات اور اس کے افعال اور شان الوہیت میں ایک سمجھنے کے معنی میں آتا ہے۔

اسلامی اصطلاح میں شرک کا مطلب خدا کی ذات صفات یا افعال میں کسی اور کو شریک کرنا ہے۔ شرک کے متعلق اگر باریک بین نظر سے دیکھا جائے تو اس کی مندرجہ ذیل تقسیم ہو سکتی ہے۔

(۱) یہ خیال کرنا کہ ایک سے زیادہ ہستیاں ہیں جو یکساں طاقتیں اور تصرف و اختیار رکھتی ہیں۔ اور سب کی سب دنیا کی حاکم مقتدر اور سردار ہیں یہ شرک فی الذات ہے۔

(۲) یہ خیال کرنا کہ دنیا کی مدبر اور صاحب اقتدار ہستیاں ایک سے زیادہ ہیں جن میں کمالات تقسیم ہیں کسی میں کوئی کمال پایا جاتا ہے۔ اور کسی میں کوئی دوسرا کمال پایا جاتا ہے۔ اس کو بھی شرک فی الذات ہی کہنا چاہیئے۔

(۳) وہ اعمال جو مختلف قوموں میں عاجزی اور انکساری کے لئے اختیار کئے گئے ہیں ان میں سے جو حد درجہ کے انتہائی عاجزی اور تذلل کے اعمال اور طریق ہیں۔ ان کو خدا کے سوا کسی اور کے لئے اختیار کرنا بھی شرک ہے۔ مثلاً سجدہ ہے جو انتہائی تذلل اور ادب کا طریق ہے۔ اس کو اللہ کے سوا کسی اور کے لئے اختیار کرنا بھی شرک ہے۔ سجدہ میں انسان گویا اپنے آپ کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر تذلل اور ادب کا طریق انسانی عقل تجویز نہیں کر سکتی پس ایسا عمل یا طریق صرف خدا کے لئے ہی اختیار کرنا چاہیئے۔ تا خدا اور دوسرے وجودوں میں امتیاز قائم رہے۔

(۴) شرک کی چوتھی قسم یہ ہے کہ انسان ظاہری اسباب کے متعلق یہ سمجھے کہ ان سے میری ضرورت پوری ہو جائے گی۔ اور اللہ تعالےٰ کے تصرف اور دخل (Intervention) کا خیال دل سے نکال دے اور یہ خیال کرے کہ صرف مادی اسباب اور ذرائع ہی ہماری ضرورت کو پورا کریں گے۔ مثلاً اگر کوئی سمجھے کہ روٹی کھانے سے ضرور ہی پیٹ بھر جائیگا اور بدن میں طاقت آجائے گی۔ اور خدا کی قضا کا اب اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں یا کپڑا پہنتے ہوئے یہ سمجھے کہ یہ سردی کے اثر سے بچائے گا۔ تو یہ خیال بھی اللہ تعالےٰ کی قدرت اور تصرف کا گونہ انکار ہے۔ اور نتائج کو کلیۃً اسباب کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اس لئے یہ بھی ایک رنگ کا شرک ہے۔

(۵) پانچویں قسم شرک کی یہ ہے کہ خدا کی وہ مخصوص صفات جو اس نے بندوں یا دوسری مخلوقات کو نہیں دیں۔ جیسے مردوں کو زندہ کرنا یا کوئی چیز پیدا کرنا یا مثلاً یہ کہ خدا نے کہا ہے کہ میں ازلی ابدی ہوں۔ میرے سوا کوئی ابدی نہیں۔ یا یہ کہ میں فنا سے محفوظ ہوں۔ جبکہ سب فنا کا شکار ہیں۔ ایسے سب امور میں خدا کی خصوصیت کو مٹا دینا اور ان صفات میں کسی اور کو شریک قرار دینا شرک ہے خواہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ خود خدا نے ایسی صفات اپنے غیر کو عطا کی ہیں۔ تب بھی یہ شرک ہے۔

(۶) چھٹی قسم شرک کی یہ ہے کہ انسان خدا کے بنائے ہوئے اسباب کو بالکل نظرانداز کر دے اور سمجھے کہ کسی شخص یا چیز نے بلا ان اسباب کے استعمال کرنے کے جو خدا تعالےٰ نے کسی خاص کام کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ اپنی ذاتی اور خاص طاقت کے ذریعہ سے اس کام کو کر دیا ہے۔ مثلاً خدا نے آگ کو جلانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ کسی انسان نے بلا آگ یا بغیر ایسے ہی دوسرے ذرائع کے اختیار کرنے کے اپنی ذاتی طاقت سے آگ لگا دی ہے۔ اور قانون قدرت کو گویا توڑ دیا ہے۔ یہ بھی شرک ہے۔ لیکن اس میں مسمریزم۔ ہپنوٹزم وغیرہ طریق شامل نہیں کیونکہ یہ طاقتیں خود قانون قدرت کے اندر ہیں۔ یہ کسی شخص کے ذاتی کمالات نہیں۔ یہ سب لوگوں میں موجود ہیں اور قانون قدرت کے صحیح استعمال کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ اور بڑھتی ہیں۔ پس جو کام اس قسم کی طاقتوں کے ذریعہ سے ہو سکتے ہیں۔ ان پر یقین لانا شرک نہیں کہلائے گا۔ ہاں ان کے بغیر خیال کرنا کہ کوئی شخص اپنے زور سے کام کر دے گا شرک کی ایک قسم ہے۔ ہاں یہ سمجھنا کہ کوئی شخص اللہ تعالےٰ سے دعا کر کے اس کی خاص مدد اور نصرت سے کوئی کام کر دے گا یہ شرک نہیں۔

انجمن میں جلے چراغ نئے

انجمن میں جلے چراغ نئے
خم نئے مے نئی ایاغ نئے
چشم ساقی کی مستیوں میں ہمیں
مل گئے ہیں ترے سراغ نئے
زندگی ہے نئی نئے افکار
دم نئے دل نئے دماغ نئے
گل نئے ہیں نئے خس و خاشاک
کوہ و صحرا و باغ و راغ نئے
جن سے تنویر آفتاب ہے گرد
دل میں روشن ہوئے ہیں داغ نئے

۷۔ یہ سمجھنا کہ خدا کو کسی بندہ سے ایسی محبت ہے کہ ہر ایک بات اس کی ہر حال اسی طرح مان لیتا ہے جس طرح بندہ چاہتا ہے یہ بھی ایک شرک ہے۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہوئے کہ وہ بندہ گویا مستقل خدائی طاقتیں رکھتا ہے۔ ہر ایک بات جو وہ کہتا ہے قبول ہو جاتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسے آدمی کو پورے طور پر خدا سمجھا جائے بلکہ اگر اسے خدا کا غلام بھی کہا جائے۔ مگر اس کی نسبت یہ خیال کیا جائے۔ کہ اس سے خدا کو ایسی محبت ہے کہ اس کی ہر ایک بات کو قبول کر لیتا ہے یہ شرک ہے سارے پیر فقیر یا سنت سادھو جن کے متعلق لوگ یہ خیال کرتے ہیں شرک کی اسی قسم میں آجاتے ہیں۔

۸۔ آٹھویں قسم شرک کی یہ ہے کہ کسی ایسی چیز کے متعلق جسے خدا کے قانون قدرت نے کام کرنے کی طاقت نہیں دی اس کے متعلق یہ خیال کر لیا جائے کہ وہ فلاں کام کرے گی۔ جیسے مثلاً خدا نے مردہ کو یہ طاقت نہیں دی کہ دنیا میں کوئی تصرف کرے اگر کوئی شخص کسی مردہ کو جا کر کہتا ہے کہ ایسا کام کر دے تو وہ شرک کرتا ہے۔ اسی طرح بتوں دریاؤں، سمندروں، سورج اور چاند وغیرہ چیزوں سے دعائیں کرنا اور کرانا شرک کی اسی قسم میں آتا ہے۔

۹۔ نویں قسم شرک کی یہ ہے کہ ایسے اعمال جو مشرکانہ رسوم کا نشان ہیں۔ گو اب شرک کی مشابہت نہیں رکھتے ان کا بلا ضرورت طبعی ارتکاب کرے۔ مثلاً ایک شخص کسی قبر یا سمادھی پر جا کر نہ دعا کرے نہ کرائے نہ اس کے اندر دفن ہونے والے کو خدا سمجھے لیکن وہاں دیا جلا کر رکھ آئے تو یہ فعل بھی شرک کے اندر آجائے گا کیونکہ یہ عمل پہلے زمانہ کے مشرکانہ اعمال کا بقیہ ہے۔ وہ لوگ خیال کرتے تھے کہ مُردے قبروں میں واپس آتے ہیں۔ اور جن لوگوں کے متعلق معلوم کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے ان کی قبروں کا احترام کیا ہے۔ ان کے کام کر دیتے ہیں۔ اس لئے لوگ قبروں پر دیئے یا کوئی چیز رکھ دیتے تھے۔ پس ان یادگاروں کو تازہ رکھنا بھی چونکہ شرک کی مدد کرنا ہے اس لئے شرک میں داخل ہے۔

معزز حاضرین! شرک کے متعلق جو تفصیل اوپر میں نے بیان کی ہے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بہت سے مذاہب اپنے آپ کو وحدانیت کے قائل سمجھتے ہیں۔ دراصل کئی قسم کے شرک کا ارتکاب کر رہے ہیں اور ایسی تعلیم کے محتاج ہیں جو ان کو خالص توحید کی طرف رہنمائی کرے۔

اب میں اسلام کی تعلیم درباره کامل توحید کے متعلق چند ضروری باتیں بیان کروں گا اس کے ساتھ ضمنی طور پر دوسرے مذاہب کی تعلیمات کے ساتھ موازنہ و مقابلہ بھی کرتا جاؤں گا۔ تاکہ جملہ حاضرین کو اسلام کی پیش کردہ توحید کا صحیح تصور ذہن میں آسکے

اوّل۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

الٰھکم الله واحد یعنی تمہارا اللہ یعنی قابل پرستش ہستی صرف ایک ہی ہے۔ پھر فرمایا ہے۔ اللّٰہ لا الٰہ الا ھو۔ یعنی اللہ ہی وہ وجود ہے جس کے سوا اور کوئی بھی قابل پرستش نہیں۔ قرآن نے واحدانیت کی اس تعلیم کا اس وقت اعلان کیا جب کہ عرب دیش میں جو اسلام کی جنم بھومی تھا بُت پرستی کا عام رواج تھا اور خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بُت رکھے ہوئے تھے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جب خدائے واحد کی منادی کرائی گئی تو تھوڑے ہی عرصہ میں تمام ملک واحدانیت کی صدا سے گونج اٹھا۔

اسلام کی تعلیم واحدانیت کا موازنہ جب ہم ہندوستان کی مذہبی حالت سے کرتے ہیں تو یہ بات صاف طور پر سامنے آتی ہے کہ بے شک آریہ مذہب کی ابتداء میں ویدوں کے ذریعہ توحید کی تعلیم آریہ ورت میں ایک حد تک دی گئی تھی لیکن بعد ازاں یہ تعلیم قائم نہ رہ سکی چنانچہ اپنشدوں اور مابعد کے زمانہ میں اور خاص طور پر اس زمانہ سے قبل جب اسلام صفحۂ دنیا پر نمودار ہوا ہندوستان کے باشندے توحید سے بہت دور ہو کر مشرکانہ عقائد اختیار کر چکے تھے۔ جہاں تک ویدک زمانے کا تعلق ہے محققین کے نزدیک ۳۳ دیوتاؤں کا ذکر وید منتروں میں آیا ہے۔ لیکن بعد میں بُت پرستی عناصر پرستی اور مظاہر پرستی کا عام رواج ہو گیا اور ہزاروں دیوتے پوجے جانے لگے۔ کہیں شو، وشنو اور گنیش معبودیت کے مرکز بنے اور کہیں بھیروں کرشن جو عشق کا دیوتا ہے اور یم روت کا دیوتا کی پوجا ہونے لگی تو آسمان، پانی، آگ، سانپ اور بچھو بھی دوسرے دیوتاؤں کی طرح معبود قرار دئے گئے۔ ان کی تفصیل جناب سوامی دیانند صاحب سرسوتی نے ہمارے زمانہ میں بانی آریہ سماج سوامی دیانند صاحب سرسوتی نے توحید کی طرف ایک قدم اٹھایا اور بُت پرستی کی تردید کی لیکن انہوں نے جیو اور پرما نو یعنی روح اور مادہ کو بھی خدا کی طرح ازلی ابدی اور انادی قرار دے کر کامل توحید کی نفی کی ہے۔ کیونکہ انادی اور غیر مخلوق کی صفت خدا تعالےٰ سے مختص ہے۔ اگر روح اور مادہ کو بھی خدا کی طرح غیر مخلوق اور انادی سمجھا جائے تو وہ بھی خدا کے شریک بنتے ہیں۔

پھر اس عقیدہ سے خدا تعالےٰ کی قدرت کاملہ پر بھی حرف آتا ہے۔ کیونکہ اس کو اپنی صفت خالقیت ظاہر کرنے کے لئے روح اور مادہ کا محتاج سمجھا پڑتا ہے۔ جو دونوں اس کی مخلوق نہیں بلکہ بقول سوامی جی ایشور کی طرح انادی اور خود بخود ہیں قرآن کریم ہمیں اللہ تعالےٰ کی نسبت یہ تعلیم دیتا ہے کہ خلق کل شیء فقدرہ تقدیرا یعنی اللہ تعالےٰ نے ہی تمام چیزوں کو جن میں روح اور مادہ بھی شامل ہیں پیدا کیا ہے اور ان کے لئے قانون اور نظام کی صورت میں ایک حد اور اندازہ مقرر کر دیا ہے

دنیا کے قدیم مذہب میں سے پارسی مذہب بھی ایک مشہور مذہب ہے اس مذہب کے نزدیک دنیا میں خیر اور شر کا خالق ایک ہستی نہیں۔ ورنہ یہ لازم آتا ہے کہ خدا شر اور برائی کو پیدا کرتا ہے اور جو برائی کو پیدا کرتا ہے وہ اچھا نہیں ہو سکتا چنانچہ پارسیوں یعنی مجوسیوں کے نزدیک یزدان نیکی کا خالق ہے اور اہرمن بدی کا پیدا کرنے والا۔ اس کی تردید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وقال اللّٰہ لا تتخذوا الٰھین اثنین انما ھو الٰہ واحد

کہ خدا نے کہا ہے کہ دو خدا نہ بناؤ وہ ایک ہی خدا ہے۔ باقی یہ اعتراض کہ شر کو خدا نہیں پیدا کر سکتا۔ حقیقت حال سے ناواقفی کی وجہ سے ہے کیونکہ کوئی چیز بذاتہ خیر یا شر نہیں بلکہ وہ اپنے صحیح یا غلط طریق استعمال سے خیر یا شر بن جاتی ہے آگ یا بجلی کا صحیح استعمال اس کو خیر بنا دیتا ہے لیکن اس کا غلط استعمال تباہی و بربادی کا باعث بنتا ہے۔ اسی طرح سنکھیا یا کچلہ بے شک مہلک زہریں ہیں لیکن ان کے مناسب استعمال سے عصبی اور متعدی بیماریوں کا ۷۵ فی صدی علاج ہوتا ہے اور اسی طرح دیگر بظاہر بری چیزوں کا حال ہے۔ پس بے شک سب چیزوں کا خالق خدا ہے۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی شر محض نہیں۔ یہ شر ہماری اپنی کوتاہی اور غلطی سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

ما اصابک من حسنۃ فمن اللّٰہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک (سورۃ نساء)

یعنی اللہ تعالےٰ کی پیدا کردہ اشیاء میں سے جو اچھائی اور خیر تجھ کو حاصل ہوتی ہے وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے اور بظاہر مضر اشیاء اسی غرض کے لئے اللہ کی طرف سے پیدا کی گئی ہیں۔ لیکن جو نقصان اور مضرت تمہیں ان اشیاء سے پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے فعل یا کوتاہ عملی کا نتیجہ ہے۔

عیسائی مذہب بھی توحید کا دعوےٰ کرنے کے باوجود تین خداؤں کا قائل ہے۔ یعنی باپ خدا، بیٹا خدا، اور روح القدس خدا۔ اللہ تعالےٰ نے اس تثلیث کی تردید میں کئی آیات میں دلائل دئے ہیں۔ سورہ اخلاص جو قرآن کریم کی ایک مشہور اور مختصر سورۃ ہے میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قل ھو اللّٰہ احد۔ اللّٰہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد۔

یعنی اللہ ہر حیثیت سے یکتا اور ایک ہے وہ تثلیث کے عقیدہ کے مطابق تین نہیں وہ ایسی ہستی ہے۔ کہ اس کو کسی چیز کی احتیاج اور ضرورت نہیں۔ یعنی نہ وہ مسیح علیہ السلام کی طرح کھانے پینے کا محتاج ہے اور نہ اسکو بول و براز کی حاجت ہے۔ پھر نہ وہ مسیح کا باپ ہے اور نہ وہ مسیح کی طرح بیٹا ہے اور نہ روح القدس شان الوہیت میں اس کے برابر کا شریک ہے۔

اس سورۃ کے علاوہ قرآن کریم میں جا بجا تثلیث کے عقیدہ کا رد کیا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

لا تقولوا ثلٰثۃ

یعنی یہ مت کہو کہ خدا تین ہیں۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ

انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللّٰہ۔

یعنی مسیح عیسیٰ بن مریم صرف خدا کے پیغمبر ہیں (وہ خدا یا خدا کے بیٹے نہیں)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد انور صاحب امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ مورخہ ۲۹ /۳ /۶۱ کو اپنے حقیقی مولے سے جا ملیں ہیں جنازہ ان کے گاؤں کھدریالہ نزد جہلم سے ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ ازراہ نوازش حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے بعد نماز ظہر مورخہ ۳۰ /۳ /۶۱ کو پڑھائی اور کندھا بھی دیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں اسلئے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں اور آخر پر صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

مرحومہ مکرم مرزا مراد بیگ صاحب آف کھدریالہ کی دختر تھیں۔ احمدیت کی شیدائی بہت ہی صابر اور شاکر تھیں۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالےٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمادے اور اپنے قرب میں جگہ دے آمین۔

خاکسار محمد امجد خان
ایگزیکٹو انجینئر ۳۰۵۔ این سمن آباد لاہور

فرعون مصر کی لاش اور قرآن مجید کی پیشگوئی

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۱)

چشم دید گواہ

مجھے اپنے قیام قاہرہ میں فرعون مصر کی لاش دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ لاش خاص اہتمام سے المتحف المصری (عجائب گھر) میں رکھی ہوئی ہے۔ جونہی عاجز عجائب گھر کے اس کمرہ میں داخل ہوا جہاں یہ لاش رکھی گئی ہے تو وہاں میں نے جرمن، ناروے اور امریکہ کے متعدد زائرین کو دیکھا کہ وہ اپنی اپنی زبان میں فرعون کی لاش کے سامنے کھڑے ہو کر اس کے تاریخی اور نہ بھولنے والے واقعہ کو بیان کر رہے تھے۔ ہاں یہ وہ واقعہ ہے جو اپنے اندر عبرت کے کئی سامان رکھتا ہے۔

میں فرعون مصر یاں شہنشاہ مصر کی لاش کے سامنے کھڑا تھا مگر میرے سامنے اب صرف لاش ہی نہ تھی بلکہ خدا تعالیٰ کے عظیم الشان رسل و نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عظیم الشان فتح و غلبہ کا تاریخی منظر تھا اور دوسری طرف فرعون کی غرقابی تھی اور آج اس کی لاش قرآنی پیشگوئی

الیوم ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک آیۃ

(یونس) کے مطابق قرآن کی صداقت اور ہستی باری تعالیٰ پر دلیل ناطق ہے۔

(۲)

بنی اسرائیل پر مظالم

میں فرعون مصر کی لاش کے سامنے مبہوت کھڑا تھا۔ میرے سامنے ایک طرف فرعون کی شان و شوکت۔ اس کی وسیع و عریض سلطنت۔ بلند و بالا وسیع محلات میں رہائش رکھنے والا شہنشاہ۔ سیم و زر سے کھیلنے والا اجلا بادشاہ تھا۔ جس نے بنی اسرائیل پر وہ مظالم کئے جن سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور انسانی جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ مصر میں بنی اسرائیل بغیر معمول ترقی کر رہے تھے ان کی تعداد بڑھ رہی تھی۔ فرعون ان کی اس ترقی سے خائف تھا کہ کہیں مستقبل میں بنی اسرائیل کی طرف سے فرعون کے لئے مستقل خطرہ نہ پیدا ہو جائے۔ چنانچہ بائبل اس امر کا یوں ذکر کرتی ہے:

”لیکن اسرائیل کی اولاد برومند ہوئی اور بہت بڑھی اور فراوان ہوئی اور نہایت زور پکڑ گیا۔ اور وہ زمین ان سے معمور ہو گئی۔ تب مصر میں ایک نیا بادشاہ جو یوسف کو نہ جانتا تھا پیدا ہوا اور اس نے اپنے لوگوں سے کہا۔ دیکھو کہ بنی اسرائیل کے لوگ ہم سے زیادہ اور قوی تر ہیں۔ آؤ ہم ان سے دانشمندانہ معاملہ کریں۔ تا نہ ہو کہ جب وہ اور زیادہ ہوں اور جنگ پڑے تو وہ ہمارے دشمنوں سے مل جائیں اور ہم سے لڑیں اور ملک سے نکل جائیں گے“ (خروج باب ۱ آیت ۷ تا ۱۱)

کوائف بالا کے پیش نظر فرعون مصر نے بنی اسرائیل پر ناگفتہ بہ حالات پیدا کر دیئے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

”اور مصریوں نے خدمت کروانے میں بنی اسرائیل پر سختی کی اور انہوں نے سخت محنت سے گارا اور اینٹ کا کام اور سب قسم کی خدمت کھیت کی کروا کے ان کی زندگی تلخ کی۔ ان کی ساری خدمتیں جو وہ ان سے کراتے تھے مشقت کی تھیں“

(خروج باب ۱۔ آیت ۱۳-۱۴)

اسی پر ہی مصریوں نے بس نہ کی۔ بلکہ فرعون نے بنی اسرائیل کے جذبات و احساسات پر نمک پاشی کرتے ہوئے یوں حکم دیا:

”اور فرعون نے اپنے سب لوگوں کو تاکید کر کے کہا کہ ان میں جو بیٹا پیدا ہو تم اسے دریا میں ڈال دو اور جو بیٹی ہو جیتی رہنے دو“ (خروج)

مندرجہ بالا ناقابل برداشت مظالم و مصائب کے گھٹا ٹوپ بادل بنی اسرائیل پر عرصہ دراز تک چھائے رہے۔ ملک میں حریت ضمیر ناپید تھی۔ اس کے بالمقابل شخصی اقتدار تھا جس نے ملک میں تمام دہشت اور بربریت پیدا کر رکھی تھی۔ مگر قدرت ربانی اپنی جگہ ان مظالم کو ختم کرنے کا سامان کر رہی تھی اور کیوں نہ ایسا ہوتا۔ جبکہ پیمانہ صبر لبریز ہو چکا تھا۔

(۳)

ظہور موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام خوش قسمت اور عظیم الشان تاریخ کے حامل ہیں۔ جس سال حضرت موسیٰ کی پیدائش ہوئی اسی وقت فرعون کے شاہی حکم سے بنی اسرائیل کے بچوں کا قتل عام ہو رہا تھا۔ ان کو چن چن کر مارا جا رہا تھا دائیوں کو حکم دیا گیا تھا کہ کوئی اسرائیلی بچہ سانس نہ لینے پائے مگر خدا تعالیٰ کی قدرت اپنے ایک ہونے والے عظیم الشان نبی و مرسل کے ساتھ اعجازی سلوک کر رہی تھی ام موسیٰ جس کے بطن مبارک میں حضرت موسیٰ نے نو ماہ کا عرصہ گذارا تھا۔ وہ بھلا کیسے گوارا کر سکتی تھی کہ اس بچہ کو فرعون کے مظالم کی بھینٹ چڑھا دیا جائے جبکہ اسی موسیٰ نے اس فرعون مصر کو کلیۃً ختم کر کے بنی اسرائیل کو غلامی سے آزاد کرنا اور ان کو ترقی دینا تھا۔ اور اہل مصر کو ہدایت دینی تھی۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بچانے کے لئے یہ تدبیر کی کہ ام موسیٰ کو وحی کی کہ اپنے بیٹے موسیٰ کو ایک چھوٹی سی محفوظ کشتی میں ڈال کر دریا میں ڈال دو چنانچہ ام موسیٰ اپنے اس عظیم الشان فرزند کو گلے سے لگا کر روتی ہے۔ اپنی چھاتی اس کی چھاتی سے ملا کر آنسو بہاتی ہے اور آپ کو رخصت کر دیا جاتا ہے حضرت موسیٰ کی بہن اس کشتی کا ساتھ ساتھ تعاقب کر رہی تھی یہ واقعہ آج سے تین ہزار سال پہلے کا ہے مگر یہ منظر آج بھی آنکھوں سے آنسو لاتا ہے۔ ماں اور بہن کے جذبات کا اندازہ کرنا مشکل نہیں ہے قدرت خداوندی سے یوں ہوا کہ موسیٰ کی کشتی اس نہر میں داخل ہو گئی جو دریا سے کٹتے ہوئے فرعون کے محل میں جاتی تھی۔ یہ کشتی اب شاہی محل کے سامنے سے گذرنے لگی۔ فرعون اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ اس نہر اور اس کے ماحول میں مناظر جمیلہ سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ کہ فرعون کی لڑکی نے اس کشتی کو روک لیا اور اس خوبصورت ننھے بچہ کو اٹھا لیا۔ فرعون کی لڑکی اس منظر سے گھبرا جاتی ہے اور اس پر رقت طاری ہو گئی۔ اس کے دل میں رحم آ گیا۔ آنکھیں اشکبار تھیں۔ اس نے معاملہ کو فوراً سمجھ لیا کہ یہ کوئی عبرانی نوزائیدہ بچہ ہے۔ جس کو اس کے والدین نے قتل کے ڈر سے دریا میں ڈال دیا ہے یہ کوئی افسانہ نہیں ہے یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کا ذکر قرآن محفوظ اپنے خاص جاذب اسلوب میں یوں کرتا ہے:-

واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین ○ فالتقطہ آل فرعون لیکون لھم عدوا وحزنا ان فرعون وھامن وجنودھما کانوا خٰطئین ○ وقالت امرات فرعون قرت عین لی ولک لا تقتلوہ عسیٰ ان ینفعنا او نتخذہ ولدا وھم لا یشعرون ○

(القصص)

اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی تھی کہ اسکو (یعنی موسیٰ کو) دودھ پلا۔ پس جب تو اس (کی جان) کے متعلق خائف ہو تو اس کو دریا میں ڈال دے اور ڈر نہیں اور نہ کسی پچھلے واقعہ کی وجہ سے غم کر ہم اس کو تیری طرف لوٹا کے لائیں گے اور اسکو رسولوں میں سے ایک رسول بنائیں گے (چنانچہ موسیٰ کی ماں نے اس وحی کے مطابق عمل کیا اور موسیٰ کو دریا میں ڈال دیا۔

سو اس کے بعد اس (یعنی موسیٰ) کو فرعون کے خاندان میں سے ایک نے اٹھا لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دن وہ ان کے لئے دشمن ثابت ہوا اور غم کا موجب بنا۔ فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکر غلطی میں مبتلا تھے اور فرعون کی عورت (یعنی فرعون کے خاندان کی ایک عورت) نے کہا۔ یہ تیرے لئے اور میرے لئے آنکھ کی ٹھنڈک کا موجب ہوگا اسکو قتل نہ کرو۔ ممکن ہے کہ ایک دن وہ ہمیں نفع پہنچائے یا ہم اس کو بیٹا بنا لیں اور ان کو اصل حقیقت معلوم نہ تھی“

فرعون کی رضامندی سے اس بچہ کی پرورش ہوئی۔ اور خدا کی قدرت کہ یہ بیٹا اسی ماں کے پاس رضاعت کے لئے لوٹا دیا گیا۔ چنانچہ قرآن کریم اس کا ذکر یوں کرتا ہے:-

فرددنہ الیٰ امہ کی تقر عینھا۔

چنانچہ ہم نے موسیٰ کو اس کی والدہ کی طرف لوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک ہو۔

مگر یہ عظیم الشان بیٹا فرعون کے زیر اہتمام پرورش پاتا رہا۔ آپ کی تعلیم و تربیت شاہی طریقہ سے ہوئی مگر خدا تعالیٰ نے

آتینہ حکما وعلما

آپ کو ہر قسم کے فلسفہ اور علوم سے بہرہ ور کیا۔ حضرت موسیٰ کی زندگی کئی مراحل اور تاریخی ادوار کو لئے ہوئے ہے۔

(باقی)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری ولی محمد صاحب ۲۸ اور ۲۹ مارچ کی درمیانی رات پونے ایک بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ، درویشان قادیان اور دیگر دوستوں کی خدمت میں مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

مرحوم نے غالباً ۱۹۰۵ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی اور وفات کے وقت ان کی عمر تقریباً ۷۵ سال تھی۔ خاکسار محمد اشرف ممتاز (مربی سلسلہ احمدیہ) گھٹیالیاں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

دعائے نعم البدل

میرے چچا ملک بشیر احمد صاحب شفا میڈیکو کی بچی نمونیہ سے بیمار ہو کر وفات پا گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں۔

وسیمہ قدسیہ ملک بنت ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے
درویش قادیان

گورنر آف مہاراشٹر کی خدمت میں قرآن کریم کا تحفہ

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

۴ مارچ ۱۹۶۷ء کو گورنر آف مہاراشٹر سری پرکاش جی نے ملاقات کے لئے ہمیں راج بھون بلایا تھا۔ میں وقت مقررہ پر اپنے چند دوستوں کے ہمراہ ان سے ملنے گیا۔ اس وفد میں جو احباب شامل تھے ان کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ مکرم ل عبدالرزاق صاحب صدر جماعت احمدیہ بمبئی۔
۲۔ مکرم یوسف علی صاحب عرفانی
۳۔ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب ملکھوکی
۴۔ مکرم محمد سلیمان صاحب بی اے۔ ایل ایل بی۔
۵۔ مکرم سیٹھ عبداللطیف صاحب میمن اور
(۶) خاکسار۔

ہم لوگ ٹھیک دن کے گیارہ بجے راج بھون پہنچے۔ گورنر کے اے ڈی کانگ نے ہم لوگوں کا استقبال کیا اور ویٹنگ روم میں بٹھایا۔ پھر فوراً ہی وہ ہمیں ملاقات کے ایک کمرے میں لے گیا۔ اس وقت گورنر صاحب ہنگری کے مشہور پہلوان کنگ کانگ سے مصروف گفتگو تھے۔ جنہیں یکم مارچ کو رستم زماں گاماں کے بھتیجے نے "فری اسٹائل کشتی" میں شکست فاش دی تھی۔

ہم لوگوں کو ملاقات کے کمرے میں پانچ منٹ تک گورنر صاحب کی تشریف آوری کا انتظار کرنا پڑا۔ ہماری نظریں تو اتنی دیر سمندر کی مسحور کن لہروں سے کھیل رہی تھیں کہ یکایک یہ آواز بلند ہوئی۔

"معاف کیجئے گا ذرا دیر ہو گئی
بات یہ ہے کہ کنگ کانگ صاحب آئے ہوئے تھے۔ ان کی خاطر مدارت میں وقت لگ گیا"

گورنر صاحب یہ فرماتے ہوئے اپنی نشست کے پاس آئے۔ ہم لوگوں نے سلام و مصافحہ کیا۔ فریقین نے ایک دوسرے کی خیر و عافیت دریافت کی۔

اسی اثناء میں تکلفات کا خوان آیا۔ میں نے معذرت کی اور کہا کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے۔ ہم لوگ روزے سے ہیں۔ میرے یہ کہتے ہی ایسا محسوس ہوا کہ گورنر صاحب کو کوئی بات یاد آ گئی۔ بنارس کا بچپن، مولوی ہاشم صاحب کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرنا اور اردو اور فارسی کا پڑھنا، مسلمانوں سے میل جول۔ ایک دوسرے کے تہواروں میں شرکت رمضان شریف کا احترام وغیرہ

گورنر صاحب نے اپنی یہ زندگی بڑے موثر انداز میں بیان کی۔ اپنی زندگی کے کئی واقعات بیان کئے۔ اور اسلامی ارکان آداب معاشرت ہر چیز کا بڑے احترام سے ذکر کیا۔ آپ بہت فصیح و بلیغ اردو میں اپنے جذبات بیان کر رہے تھے۔ اتنی فصیح کہ مجھ سے رہا نہ گیا اور بے ساختہ کہا کہ جناب آپ کی اردو سے بہت محظوظ ہو رہا ہوں۔

گورنر صاحب نے پھر ایک ٹھنڈی آہ کھینچی اور کہا کہ ہمارے بچپن کی زبان تو یہی ہے آپ نے فرمایا کہ ہم جن دنوں مکتب میں پڑھتے تھے۔ ان دنوں ہندی کا اتنا پرچار کہاں تھا ان دنوں تو ہندی جنم ہی لے رہی تھی۔

اس طرح کی بے تکلفی کی باتیں ہوتی رہیں آخر میں نے قرآن مجید انگریزی ترجمہ والا مطبوعہ ہالینڈ کا ایک نسخہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے لیا اور آنکھوں سے لگایا۔

آپ نے یہ قرآن مجید دیکھ کر مولوی محمد علی صاحب لاہوری اور پکتھال کے ترجمے کا ذکر کیا کہ میں یہ دونوں ترجمے دیکھ چکا ہوں۔ اب یہ ترجمہ بھی دیکھوں گا

اس کے بعد جماعت احمدیہ کے متعلق بات چیت ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ میں دو خوبیوں کے باعث جماعت احمدیہ کو پسند کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ جس بزرگ نے اس جماعت کی بنیاد ڈالی وہ ہندوستانی ہیں ان کی پیدائش بھارت میں ہوئی۔ یہیں زندگی بسر کی۔ اور یہیں دفن ہوئے۔ احمدیت کی دوسری خوبی آپ نے یہ بیان فرمائی۔ یہ بڑی رواداری کی تعلیم پیش کرتا ہے۔ اپنے والد صاحب ڈاکٹر بھگوان داس کا حوالہ دے کر کہا کہ وہ ہمیشہ قرآن مجید کی اس آیت کا بڑے احترام سے ذکر کرتے تھے کہ

کوئی قوم ایسی نہیں جہاں خدا کے پیغمبر نہ آئے ہوں۔

آپ نے کہا کہ اس وقت مسلمانوں میں غالباً جماعت احمدیہ ہی ایسی جماعت ہے جو اس آیت کے اقتضاء پر عمل کرتی ہے۔ میں نے اس جگہ گورنر صاحب سے کہا کہ ہم لوگ اخیر اپریل یا مئی میں اسی آیت کی ہدایت کے مطابق ایک "یوم پیشوایان مذاہب" منانا چاہتے ہیں۔ اور اس کی صدارت کیلئے آپ کی منظوری چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اس کو اپنی عزت افزائی سمجھتے ہیں۔ اگر یہ جلسہ مئی میں ہو تو اس کی تاریخ ۷ مئی رکھئے۔ میں اس دن یہاں موجود ہوں گا۔ میں نے بڑی تفصیل سے یہ پروگرام طے کیا

اور امید ہے کہ اگر کوئی خاص مجبوری پیش نہ آئی تو انشاء اللہ مئی میں ہم گورنر صاحب کی صدارت میں "یوم پیشوایان مذاہب" منائیں گے

اس کے بعد گفتگو کا رخ سیاسیات حاضرہ کی طرف مڑا۔ اور آپ نے ہند و پاک کی فرقہ وارانہ کشیدگی پر بڑے ہی افسوس کا اظہار کیا۔

درخواستہائے دعا

(۱) گذارش ہے کہ میری دائم المریض اہلیہ صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عید کے دن گر پڑنے سے کمر اور کنگروڑ میں سخت چوٹ لگی ہے۔ اور آج تک صاحب فراش ہیں۔ نیز یہ عاجز تین چار یوم سے خود سخت بیمار ہو گیا ہے۔ درخواست ہے کہ احباب دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(حاجی محمد فاضل۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کے لڑکے مسمی حمید اللہ ایف اے اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مسمی حفیظ اللہ خان انٹرنس اور ایک بیٹی کی مسماۃ زبیدہ بیگم ساتویں جماعت کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کی مالی مشکلات کے دور ہونے کے لئے بھی دعا فرمائیں
(نصر اللہ خان مدرس ساکن تولیکی ضلع گوجرانوالہ)

(۳) میرے میاں ماسٹر عبدالحئی صاحب ناصر دماغی عارضہ کے باعث تین ہفتہ سے بیمار رہیں۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق انہیں لاہور مینٹل ہسپتال لے جایا جا رہا ہے۔ سب بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(امۃ العزیز۔ منٹگمری)

(۴) میرے بہنوئی چوہدری محمد کرامت اللہ صاحب آف کراچی کے دماغ میں ٹیومر (TUMOUR) تھا۔ اس کا اپریشن انگلینڈ میں تین مرتبہ ہو چکا ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ اور بخیریت واپسی کے لئے دعا فرمائیں
(ملک سعادت احمد انارکلی لاہور)

(۵) میری لڑکی پروین اختر بعارضہ پیچش بیمار ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(محمد اسمٰعیل موضع بڈھ کے ضلع شیخوپورہ)

(۶) عزیزم محمود احمد ابن بشیر احمد صاحب مشرقی افریقہ متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کو سانپ نے ڈس لیا تھا۔ احباب سے عزیز کی کامل و عاجل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید شاہ میر احمد ربوہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ کی وفات

از مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب کلاتھ مرچنٹ ——— لائلپور

خاکسار کی والدہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب صحابی قادیانی پر ۱۲؍۳؍۶۷ کو اچانک فالج کا حملہ ہوا۔ دماغ کی رگ پھٹ گئی اور داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے آپ آناً فاناً ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والدہ مرحومہ کا تابوت ربوہ لایا گیا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور کندھا دیا۔ ربوہ کے کثیر احباب نے جنازہ اور تدفین کے بعد دعا میں شرکت کی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

والدہ صاحبہ موصیہ تھیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ چنانچہ ان کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں امانتاً سپرد خاک کیا گیا۔ مرحومہ کو دین سے گہری محبت تھی۔ آپ کی محبت اور تربیت کا نتیجہ ہے کہ آپ کی ساری اولاد (چھ لڑکے اور دو لڑکیاں) سب مخلص اور احمدیت کے ساتھ سچی محبت رکھنے والے ہیں اور دین کے کاموں میں پوری دلچسپی کے ساتھ کمربستہ رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ کا ایک لڑکا عزیزم شیخ حاجی عبداللطیف صاحب خدام الاحمدیہ کے قائد ہیں۔ یہ سب مرحومہ کے نیک افراد آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے

خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ وفات سے قبل والدہ مرحومہ کو پچھلے سال بیت اللہ کے حج کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ والدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جس طرح اس دنیا میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہونے کا فخر حاصل تھا اخروی زندگی میں بھی حضور علیہ السلام کے قدموں میں جگہ ملے۔ آمین۔

مشینی کاشت کاری

پاکستان کی عظیم نفری دولت کو اگر پیداواری کام پر لگایا جاسکے تو یہ انسانی دولت ملک کے لئے بڑی ہی مفید ثابت ہو سکتی ہے اس وقت ہر دس میں سے آٹھ اشخاص کاشت کاری میں مصروف ہیں اس کے باوجود ملک میں اتنا غلہ پیدا نہیں ہوتا جو ہماری ضروریات کو پورا کر سکے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہم غیر ملکوں سے غلہ درآمد کرنے پر مجبور ہیں۔ کہتے ہیں کہ امریکہ میں ایک کاشت کار اتنا غلہ پیدا کرتا ہے جو اٹھارہ اشخاص کے لئے کافی ہوتا ہے۔ چنانچہ وہاں آبادی کا بہت کم فی صد اس پیشے میں مشغول ہے اور باقی لوگ بڑی بے فکری سے دوسرے امور انجام دیتے ہیں۔

یہ سب جدید آلات زراعت استعمال کرنے اور مشینی کاشت کاری کے کرشمے ہیں۔ پاکستان میں بھی موجودہ حکومت زراعت کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ وزیر خوراک و زراعت لفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ نے ٹریکٹر بنانے والوں اور فروخت کرنے والوں کا ایک جلسہ بلایا اور ان سے کہا کہ حکومت مشینی ذرائع سے کھیتی باڑی کرنے پر زور دے رہی ہے اور اس سلسلے میں ضروری تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ وزیر خوراک نے اس امر پر افسوس ظاہر کیا کہ ملک میں فالتو پرزوں اور مرمت کی سہولتوں کی کمی کی وجہ سے مشینوں کی ایک بڑی تعداد بے کار ہو گئی ہے اور ہمارا ملک ناکارہ مشینوں کے ایک وسیع قبرستان میں تبدیل ہو گیا ہے اس وقت فالتو پرزے نہ ملنے کی وجہ سے ہزاروں ٹریکٹر بے کار پڑے ہیں اور ٹریکٹروں کے ڈیلر مکمل ٹریکٹر فروخت کرنے پر زور دے رہے ہیں۔

تفصیلی بات چیت کے بعد یہ طے پایا کہ اس سال کے آخر تک مغربی پاکستان کے دو شہروں لائلپور اور ملتان میں ٹریکٹروں کی مرمت اور ہال ادوار کے پرزے بدلنے کے لئے دو زرعی ورکشاپیں کام شروع کر دیں گی اور ان کا انتظام ٹریکٹروں کے ڈیلر کریں گے اس کے بعد کراچی لاہور، پشاور، کوئٹہ، حیدرآباد اور شاید سکھر میں بنیادی زرعی ورکشاپیں قائم کی جائیں گی اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ چھوٹی موٹی مرمت کے لئے ضلعی سطح پر چھوٹی ورکشاپیں بھی قائم کی جائیں گی۔

دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے مطابق (چونکہ ملک میں محنت کشوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس لئے عام کاشت کاری میں مشینی ذرائع سے کاشت کی حوصلہ افزائی نہیں کی جائیگی) جیسا کہ پہلے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے میں سفارش کی گئی ہے۔ ٹریکٹر اور بل ڈوزر اور بری قوت سے کام کرنے والے دوسرے زرعی آلات خاص طور پر ان رقبوں میں استعمال ہوں گے جو آب پاشی کے پراجکٹس کے نتیجے میں حاصل ہوتے ہیں اور جہاں بڑی تیزی سے ترقی ضروری ہے یا پھر سیم و تھور زدہ زمینوں کی بازیابی اور ان کی روک تھام کے مقصد کے تحت۔

ان محدود مقاصد کے لئے بھی پانچ سالہ منصوبے کے مصنفین نے میکانی ذرائع سے کاشتکاری کے لئے کم سے کم ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے مختص کرنے کی سفارش کی ہے۔ لیکن سچی بات تو یہ ہے کہ پانچ سالہ پلان کے مصنفین کے سان و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ ملک پر مشرقی پاکستان کے طوفان جیسی مصیبتیں بھی نازل ہوں گی۔ اور ایسی صورت حال پیدا ہو گی کہ مشینی ذرائع سے کاشت کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہے گا۔ میکانی کاشتکاری کو محض اس وجہ سے اختیار نہ کرنا کہ ملک میں نفری کی قوت بے پناہ ہے کوئی وزنی دلیل نہیں۔ کیونکہ زراعت محض انسانوں سے نہیں ہوتی۔ اس کے لئے بیل کی ایک جوڑی کی بھی ضرورت پڑتی ہے مشرقی پاکستان کے دو طوفانوں میں کوئی ایک لاکھ ساٹھ ہزار مویشی ہلاک ہو گئے۔ ایسی صورت میں ہزاروں بیل حاصل کرنا اتنا آسان نہیں جتنی سہولت سے ٹریکٹر دستیاب ہو سکتا ہے۔

اسی طرح پلان مرتب کرتے وقت غالباً یہ بات واضح نہ تھی کہ امداد باہمی کی بنیاد پر کھیتی باڑی کی صورت میں میکانی کاشت، خصوصاً نئے علاقوں میں، ناگزیر ہو گی۔ مثلاً گورہ بیراج کے علاقے میں امداد باہمی کی انجمنوں کی ایک یونین تشکیل دی گئی ہے جس میں گیارہ سوسائٹیاں شامل ہیں۔ ان کا مشترکہ سرمایہ ساڑھے سات لاکھ روپیہ ہے امداد باہمی کی یہ انجمنیں بندرہ ہزار ایکڑ سرکاری زمین کو میکانی ذرائع سے کاشت کر رہی ہے

مغربی پاکستان میں استعمال اراضی کا کام تیز رفتاری سے جاری ہے اس صورت میں بھی مشینی ذرائع سے کاشت ضروری ہو گی۔

صدر ایوب نے ۲۵ فروری کو سکھر میں جب امداد باہمی کے اصول پر کھیتی باڑی کا مشورہ دیا تو ان کے پیش نظر یہی مقاصد تھے اور انہی مقاصد کے تحت مرکزی حکومت نے صوبوں سے کہا ہے کہ وہ ایک کمیٹی تشکیل دیں جو مشینی ذرائع سے کاشت کاری کے نفاذ کے لئے ضروری سفارشات کریگی مغربی پاکستان کی حکومت یہ اعلان بھی کر چکی ہے کہ غلام محمد بیراج کے علاقے میں میکانی ذرائع سے کاشت کرنے والوں کو پانچ سو ایکڑ تک اراضی الاٹ کی جائے گی۔

یہ صحیح ہے کہ مشینی کاشت کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ٹریکٹروں کی مرمت کے ورکشاپوں کی شدید کمی ہے پہلے پانچسالہ ترقیاتی منصوبے کے تحت مغربی پاکستان میں پانچ ورکشاپ اور تھل میں مرمت کا ایک کارخانہ قائم کیا گیا تھا اور مشرقی پاکستان میں ایک مرکزی ورکشاپ ڈھاکے میں اور دو اور ذیلی ورکشاپ قائم کئے گئے ہیں دوسرے پانچسالہ پلان کی رو سے مغربی پاکستان میں ایک مرکزی اور پانچ ذیلی ورکشاپیں اور مشرقی پاکستان میں تین ذیلی ورکشاپیں قائم کی جائیں گی لیکن یہ تعداد ناکافی ثابت ہو گی ان حالات میں وزیر خوراک و زراعت نے ٹریکٹروں کے ڈیلروں اور کارخانہ داروں کو زرعی ورکشاپ قائم کرنے کا مشورہ دے کر صحیح قدم اٹھایا ہے حالیہ کانفرنس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ سرکاری زرعی ورکشاپوں کے نواح میں ٹریکٹروں کے ڈیلر اور کارخانہ دار بھی فالتو پرزوں کے ڈپو قائم کریں تاکہ حکومت کی طرف سے مرمت کی جو سہولتیں فراہم کی گئیں ہیں ان سہولتوں میں اضافہ ہو ان کی طرف سے جو سروس سٹیشن اور ورکشاپ قائم کئے جائیں گے وہ فالتو پرزوں کے ڈپوؤں کے علاوہ ہوں گے،

امید رکھنی چاہیئے کہ انقلابی حکومت کا یہ انقلابی قدم بڑے دور رس نتائج کا حامل ہوگا کیونکہ اگر ہماری قومی زندگی کے کسی شعبے میں شدید تبدیلی کی ضرورت ہے تو وہ زراعت کا شعبہ ہے۔

دوسرے پانچسالہ منصوبہ پر اخراجات میں چار ارب کا اضافہ

کراچی میں منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین مسٹر جی احمد کا بیان

کراچی ۱۳ اپریل۔ پاکستان کے منصوبہ بندی کمشن کے چیئرمین مسٹر جی احمد نے کل یہاں بتایا کہ دوسرے پانچسالہ منصوبے کے ترمیم شدہ تخمینوں کے مطابق دوسرے منصوبے پر اصل تخمینوں کے مقابلے میں چار ارب روپے یا اکیس فی صد زیادہ رقم خرچ کی جائے گی آپ نے کہا منصوبے کے اخراجات میں اضافے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اندرونی اور بیرونی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔

آپ نے بتایا کہ منصوبے کے اخراجات میں زر مبادلہ کا حصہ پچیس فی صد بڑھ جائے گا اور اب کل آٹھ ارب پندرہ کروڑ روپے کا زر مبادلہ خرچ ہوگا اس طرح زر مبادلہ کی رقم میں ایک ارب چونسٹھ کروڑ روپے کا اضافہ ہوگا ترمیم شدہ تخمینے کے مطابق مقامی کرنسی کے اخراجات میں انیس فی صد کا اضافہ ہوگا!

منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین نے کہا ابتداء میں دوسرے پانچسالہ منصوبے کی اصل لاگت کے تخمینے عام طور پر ۱۹۵۹ء کی قیمتوں کی بنیادوں پر لگائے گئے تھے لیکن اب ۱۹۵۹ء کے مقابلے میں قیمتیں کافی بڑھ گئی ہیں اور آئندہ کافی عرصے تک یہ قیمتیں زیادہ رہیں گی آپ نے کہا ترمیم شدہ تخمینے کے مطابق منصوبے کے اخراجات میں اضافے کی دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ بہت سے منصوبوں پر اصل تخمینے کے مقابلے میں بہت زیادہ لاگت آرہی ہے جب دوسرے منصوبے کے پروگرام وغیرہ تیار کئے گئے تھے، تو اس وقت بعض حالتوں میں فنی امداد اور مالی امداد کے بارے میں مکمل تفصیلات حاصل نہ تھیں اب پہلے کے مقابلے میں زیادہ تفصیل کے ساتھ نئی معلومات حاصل ہوتی جا رہی ہیں اس وجہ سے منصوبے کے اخراجات کے تخمینوں میں جو اضافہ ہوا ہے اس کی بدولت منصوبے پہلے سے بہتر اور بڑے۔

مسٹر جی احمد نے بتایا منصوبے کے اخراجات میں اضافے کی ایک اور بڑی وجہ یہ ہے کہ پہلے پانچسالہ منصوبے کے ترقیاتی منصوبوں پر اخراجات توقع سے زیادہ ہوتے تھے سندھ کے طاس کے متبادل منصوبوں کے سلسلے میں بعض منصوبوں پر زائد اخراجات کی ضرورت ہے مثال کے طور پر ریلوے کی سہولتوں میں توسیع ترقیاتی پروگراموں میں بعض منصوبوں کا شمول اور اصل تخمینے کے مقابلے میں بعض منصوبوں کی حدود میں توسیع کی وجہ سے بھی دوسرے منصوبے کے اخراجات کے تخمینوں پر "امریکی اشیاء خریدو" اور دوسرے پروگراموں کا بھی اثر پڑا ہے

دوسرے پانچسالہ منصوبے کے مختلف شعبوں میں لاگت کے اضافے کا وسیع تجزیہ کرتے ہوئے مسٹر جی احمد نے کہا لاگت میں زیادہ تر اضافہ پانی و بجلی، صنعت اینڈھن، معدنیات اور ٹرانسپورٹ و مواصلات اور تعمیر مکانات اور آباد کاری کے شعبوں میں کیا گیا ہے۔

بعدالت جناب چوہدری محمد حسین صاحب ایڈمنسٹریٹو سول جج بہادر ضلع جھنگ بمقام چنیوٹ

درخواست گارڈین نمبر ۱۔ ۱۹۶۱ء

مسماۃ مسعودہ بشیر بیوہ مرزا البشیر احمد سائلہ

بنام :- مرزا الطاف الرحمٰن وغیرہ مسئول علیہم

بنام :- ۱۔ مرزا حبیب احمد ایڈووکیٹ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

۲۔ مسماۃ کنیز فاطمہ بیوہ مرزا نور محمد منل سکنہ ربوہ المسکن دارالرحمت،

۳۔ عوام الناس۔

عنوان مندرجہ بالا کی درخواست مسماۃ مسعودہ بشیر سائلہ نے برائے مقرر کئے جانے ولی ذات سمیان افتخار الدین مبشر احمد وغیرہ نابالغان عدالت ہذا میں گزاری ہے۔ لہذا مسئول علیہم و ہر خاص و عام بذریعہ تحریر ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس صاحب کو درخواست مذکورہ بالا کی نسبت کسی قسم کا عذر ہو تو بتاریخ ۸/۴/۶۱ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آکر پیش کر سکتے ہیں۔

آج بتاریخ ۲۴/۳/۶۱ بثبت مہر عدالت دستخط ہمارے کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم　　　　مہر عدالت

ترسیل چندہ جات ماہ رواں

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں اب صرف چند دن باقی ہیں لیکن ابھی تک ندر یجی بجٹ میں مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپے کے قریب کمی ہے یعنی اس سال کا بجٹ پورا کرنے کے لئے ماہ اپریل کے چندہ کے علاوہ گزشتہ بقایوں میں سے کم از کم ڈیڑھ لاکھ روپیہ وصول ہونا چاہیئے خاکسار کو پختہ یقین ہے کہ حسب سابق یہ کمی اس سال بھی پوری ہو جائے گی انشاءاللہ تعالیٰ۔ کیونکہ ہر سال ماہ اپریل میں عام مہینوں کی نسبت بہت زیادہ وصولی ہوا کرتی ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ :-

اوّل :- تمام جماعتیں ان چند دنوں میں غیر معمولی جوش اور محنت سے کام کریں تا چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کے زیادہ سے زیادہ بقائے وصول ہو کر ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔

دوم :- تمام وصول شدہ رقم ۳۰ اپریل سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائے اس غرض کے لئے تمام سیکرٹریان مال سے التماس ہے کہ ۱۲ اپریل تک جتنی رقم بھی وصول ہو وہ ۱۵ اپریل تک ضرور ہی مرکز میں بھجوا دی جائے اس میں توقف نہ ہو پھر ۱۸ اپریل تک جو رقم وصول ہو وہ ۲۰ اپریل تک بھجوا دی جائے اس کے بعد جو رقوم وصول ہوں وہ ساتھ کے ساتھ بھجوائی جاتی رہیں حتیٰ کہ ۳۰ اپریل کو وصول ہونے والی رقوم بھی اگر ہو سکے تو اسی دن بھیج دی جائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے • ڈویژنل افس ملتان

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے ملتان کو گیارہ اپریل ۱۹۶۱ء کے بارہ بجے دن تک شیڈول ریٹس کے نئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو اسی دن سوا بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	کام کی لاگت	زر بیعانہ	تکمیل کی مدت
۱۔	پنوعاقل میں ریلوے کے معیار کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی فراہمی	چھ لاکھ	چھ سو روپے	چار ماہ
۲۔	رحیم یار خان میں ریلوے کے معیار کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی فراہمی۔	ساڑھے سات لاکھ	سات سو روپے	〃
۳۔	داھرکی میں ریلوے کے معیار کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی سپلائی۔	چار لاکھ دس ہزار	پانچ سو روپے	〃
۴۔	رحیم یار خاں میں ریفیوج سائیڈنگ کو لوپس میں تبدیل کرنا۔ (صرف تعمیراتی حصہ)	اٹھانوے ہزار روپے	ایک ہزار ۹ سو روپے	چھ ماہ
۵۔	پنوعاقل میں ریلیف سائیڈنگ کو لوپس میں تبدیل کرنا	پچاس ہزار روپے	ایک ہزار روپے	〃
۶۔	تامیوالی میں پینتالیس ویگنوں کے لئے سائیڈنگ تعمیر کرنا۔ (صرف تعمیراتی کام)	چوبیس ہزار روپے	پانچ سو روپے	〃

نوٹ :- اینٹیں، شنگل، فولاد، سیمنٹ، پچنگ سٹون، ہارڈریت، پنٹیس اور بجو میں درج بالا ۲،۵ کام کے لئے ریلوے فراہم کرے گی۔

ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جانے چاہئیں جو دفتر زیر دستخطی سے گیارہ اپریل ۱۹۶۱ء کے دس بجے صبح تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتے ہیں یہ رقم واپس نہیں کی جائے گی۔

صرف منظور شدہ ٹھیکیداران ٹنڈر دیں ایسے ٹھیکیداران جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں وہ اپنے نام ۱۰ اپریل ۱۹۶۱ء سے پہلے درج کرالیں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی درخواستوں کے ساتھ اپنے سابق تجربہ اور موجودہ مالی حالت کی بابت گزیٹڈ افسر کی مصدقہ نقول اسناد ارسال کریں۔

مکمل شرائط و کوائف درخواست پر زیر دستخطی کے دفتر سے مل سکتی ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان